مولانا محمد رمضان سلفی، پروفیسر عبدالجبار شاکر، محمد اسلم صدیق

۱ آئینۂ پرویزیت از مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ

۹۱۵ صفحات......طبع سوم، جنوری ۲۰۰۱ء...... ناشر مکتبۃ السلام، وسن پورہ، لاہور

اسلام کے ہر دور میں مسلمانوں میں یہ بات مسلّم رہی ہے کہ حدیث ِنبویؐ قرآن کریم کی وہ تشریح اور تفسیر ہے جو صاحب ِقرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہوئی ہے۔ قرآنی اصول واحکام کی تعمیل میں جاری ہونے والے آپؐ کے اقوال و افعال اور تقریرات کو حدیث سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم ہماری راہنمائی اس طرف کرتا ہے کہ قرآنی اصول و احکام کی تفاصیل و جزئیات کا تعین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ِرسالت میں شامل تھا اور قرآن و حدیث کا مجموعہ ہی اسلام کہلاتا ہے جو آپؐ نے امت کے سامنے پیش فرمایا ہے، لہٰذا قرآن کریم کی طرح حدیث ِنبویؐ بھی شرعاً حجت ہے جس سے آج تک کسی مسلمان نے انکار نہیں کیا۔

انکارِ حدیث کے فتنہ نے دوسری صدی میں اس وقت جنم لیا جب غیر اسلامی افکار سے متاثر لوگوں نے اسلامی معاشرہ میں قدم رکھا اور غیر مسلموں سے مستعار بیج کو اسلامی سرزمین میں کاشت کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت فتنۂ انکارِ حدیث کے سرغنہ کے طور پر جو دو فریق سامنے آئے وہ خوارج اور معتزلہ تھے۔ خوارج جو اپنے غالی افکار ونظریات کو اہل اسلام میں پھیلانے کا عزم کئے ہوئے تھے، حدیث ِنبویؐ کو اپنے راستے کا پتھر سمجھتے ہوئے اس سے فرار کی راہ تلاش کرتے تھے۔ دوسرے معتزلہ تھے جو اسلامی مسلّمات کے ردّ وقبول کے لئے اپنی ناقص عقل کو ایک معیار اور کسوٹی سمجھ بیٹھے تھے، لہٰذا انکارِ حد رجم، انکارِ عذابِ قبر اور انکارِ سحر جیسے عقائد ونظریات اس عقل پرستی کا ہی نتیجہ ہیں جو انکارِ حدیث کا سبب بنتی ہے۔

دورِ جدید میں برصغیر پاک و ہند میں فتنۂ انکارِ حدیث نے خوب انتشار پیدا کیا اور اسلامی حکومت ناپید ہونے کی وجہ سے جس کے دل میں حدیث ِنبویؐ کے خلاف جو کچھ آیا اس نے بے خوف وخطر کھل کر اس کا اظہار کیا۔ دین کے ان نادان دوستوں نے اسلامی نظام کے ایک بازو کو کاٹ پھینکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور لگا رہے ہیں۔ اس فتنے کی آبیاری کرنے والے بہت سے حضرات ہیں جن میں سے مولوی چراغ علی، سرسید احمد خان، عبداللہ چکڑالوی، حشمت علی لاہوری، رفیع الدین ملتانی، احمد دین امرتسری اور مسٹر غلام احمد پرویز وغیرہ نمایاں ہیں۔ ان میں آخر الذکر شخص نے فتنۂ انکارِ حدیث کی نشر واشاعت میں اہم کردار ادا کیا، کیونکہ انہیں اس فتنہ کے اکابر حضرات کی طرف سے تیار شدہ میدان

www.KitaboSunnat.com

دستیاب تھا جس میں صرف کسی غیرمحتاط قلم کی باگیں ڈھیلی چھوڑنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اس کام کا بیڑہ مسٹر غلام احمد پرویز نے اٹھالیا جو کہ فتنوں کی آبیاری میں مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔

زیر تبصرہ کتاب 'آئینہ پرویزیت' میں مدلل طریقے سے فتنۂ انکارِ حدیث کی سرکوبی کی گئی ہے، اور مبرہن انداز میں پرویزی اعتراضات کے جوابات پیش کئے گئے ہیں، مصنف کے بقول اس کتاب کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

حصہ اوّل: معتزلہ سے طلوعِ اسلام تک: اس حصہ میں منکرین حدیث کی سلسلہ وار تاریخ انکارِ حدیث کے اسباب اور عجمی تصورات کی اسلام میں درآمد، معتزلہ کے مخصوص عقائد ونظریات اور نتائج پر بحث کی گئی ہے۔

حصہ دوم: طلوع اسلام کے نظریات: اس میں حسبنا کتاب الله، عجمی سازش، نظریۂ ارتقا، مساواتِ مردوزن، مرکزِ ملت اور قرآنی نظامِ ربوبیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور عقلی، نقلی اور تاریخی دلائل سے ان نظریات کا محاسبہ کیا گیا ہے۔

حصہ سوم: قرآنی مسائل: یہ 'قرآنی فیصلے' کے جواب میں ہے اور اس میں ان تیرہ مسائل کا ذکر ہے جن کا جواب دینا ضروری تھا اور ان پر قرآن ہی کی رو سے گرفت کی جاسکتی تھی۔ وہ مسائل یہ ہیں: قرآنی نماز، قرآنی زکوٰۃ وصدقات، قربانی، اطاعتِ والدین، ناسخ ومنسوخ، عذابِ قبر، ترکہ اور وصیت، یتیم پوتے کی وراثت، تلاوتِ قرآن پاک، نکاحِ نابالغاں، تعددِ ازواج، غلام اور لونڈیاں، رجم اور حدِ رجم۔

حصہ چہارم: دوام حدیث: یہ حصہ اسلم جیراج پوری کے ان مقالات کے جواب میں لکھا گیا ہے جو 'مقام حدیث' میں مندرج ہیں۔ فن حدیث میں تشکیک کے جن پہلوؤں پر گفتگو کی گئی ہے وہ یہ ہیں: روایتِ حدیث، کتابت وتدوین حدیث، تنقیدِ حدیث، اصولِ حدیث، دلائل حدیث اور وضع حدیث وغیرہ۔

حصہ پنجم: دفاعِ حدیث: یہ حصہ مقامِ حدیث کے باقی ماندہ مقالات کے جواب میں لکھا گیا ہے ان مقالات کا بیشتر حصہ کتب احادیث کے داخلی مواد پر اعتراضات اور ان کے جوابات سے متعلق ہے۔ عنواناتِ ابواب یہ ہیں: (۱) حدیث پر چند بنیادی اعتراضات (۲) حدیث اور چند نامور اہل علم وفکر (۳) جمع قرآن، روایات کے آئینے میں (۴) تفسیر بالحدیث (۵) متعہ کی حرمت (۶) حصولِ جنت، احادیث کی رو سے (۷) بخاری کی قابل اعتراض احادیث (۸) خلفاے راشدین کی شرعی تبدیلیاں۔

حصہ ششم: طلوعِ اسلام کا اسلام: اس حصہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ طلوع اسلام کا اپنا اسلام کیسا ہے اور

انکارِحدیث کے بعد وہ دوسرے مسلمانوں کوکس طرح کے اسلام کی راہ دکھانا چاہتا ہے، اس حصے کے ابواب یہ ہیں: (۱) طلوعِ اسلام کا ایمان بالغیب (۲) طلوعِ اسلام اور ارکانِ اسلام (۳) وحی الٰہی سے روشنی حاصل کرنے کا طریقہ (۴) فکر پرویز پر عجمی شیوخ کی اثر اندازی (۵) داعی انقلاب کا ذاتی کردار (۶) پرویزی لٹریچر کی خصوصیت

آخر میں ایک باب بطورِ ضمیمہ شامل ہے جس کا عنوان ہے ''طلوع اسلام سے چند بنیادی سوالات'' یہ سوالات جہاں ایک طرف اس کتاب کا لب ِلباب ہیں تو دوسری طرف طلوعِ اسلام کے لئے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سے قبل بھی یہ کتاب دو دفعہ چھپی، لیکن کتابت و طباعت کی خامیوں سے پاک نہ ہوسکی، قارئین کو ہمیشہ اس کی بھدی کتابت کے پیش نظر اسے پڑھنے میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا لیکن یہ اس کتاب کی طبع سوم ہے جو دیدہ زیب کمپیوٹر کتابت ہے اور ان تمام خامیوں سے پاک ہے جن کی قارئین کو عرصے سے شکایت تھی۔ اب اس کا معیار ایسا اعلیٰ ہے کہ انسان اس کتاب کو پڑھنا شروع کرتا ہے تو پڑھتا ہی چلا جاتا ہے اور کوئی تکان اور ملال محسوس نہیں کرتا۔ اس کتاب کا تمام لائبریریوں اور سب علم دوست حضرات کے پاس ہونا بہت ضروری ہے۔ (مبصر: محمد رمضان سلفی)

۲ شیخ سرہند از جمیل اطہر سرہندی

صفحات: ۲۵۶ ...... جنوری ۱۹۹۹ء ...... پبلشر: ادارۂ اسلامیات، لاہور

برصغیر پاک و ہند میں تاریخ دعوت وعزیمت کا ایک روشن باب شیخ احمد سرہندی ملقب بہ مجدد الف ثانی (۱۵۶۴ء ...... ۱۶۲۴ء) سے منسوب ہے۔ مغل سلطنت نے جہاں برصغیر میں علوم وفنون اور بہت سے دوسرے ثقافتی اور تمدنی مظاہر کی بنا رکھی، وہاں علوم وافکار کے راستے اِلحاد وزندقہ کی راہ کو ہموار کرنے میں بھی اپنی سعی ٔ بد کو بروے کار لائے۔ نصیر الدین ہمایوں نے ایران سے واپسی پر مغل دربار میں ایک کشمکش کی بنا رکھی جو اس کے فرزند اکبر کے عہد میں فتنہ و اِلحاد کے بامِ عروج تک پہنچ گئی۔ جلال الدین اکبر نے دین الٰہی کو ایجاد کیا۔ ملا مبارک کے بیٹوں ابوالفضل اور فیضی نے توحید کے بعد نبوت کی ضرورت سے انکار کردیا۔ نبوت پر اعتراضات کی روشِ بد کا آغاز کیا بلکہ مجلس میں ابوالفضل نے مجدد الفِ ثانی کی موجودگی میں امام غزالی پر نامعقولیت کی پھبتی کسی۔ عبادات اور شعائرِ اسلام کو عقل کے خلاف ثابت کیا گیا۔ مساجد کو گرانے کا کام شروع ہوا اور عین شاہی محل میں ایک آتش خانہ تیار کرایا گیا جس میں خود اکبر بھی اپنے مخصوص عقائد کے مطابق عبادت کرتا تھا۔ اذان کی بجائے ناقوس اور صور پھونکے جانے لگے۔ ہندو علم الاصنام کے کرداروں برہما، مہاویر، شین، کشن وغیرہ کی تعظیم کی جانے لگی۔ سورج کی عبارت دن میں

www.KitaboSunnat.com